کریما سعدی

مترجم

تصنیف : شیخ شرف الدین سعدی شیرازی

ترجمہ : محمد عبدالحکیم شرف قادری

مکتبۂ قادریہ
○ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ بہت ہی مہربان نہایت رحم والے کے نام سے شروع

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

دعاؤں کے قبول کرنے والے کی بارگاہ میں عرض نیاز

کریما بہ بخشائے بَر حالِ ما
اے بخشش فرمانے والے ہمارے حال پر بخشش فرما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا
اس لئے کہ میں حرص کی قید کا قیدی ہوں

نداریم غیراز تو فریاد رَس
ہم تیرے سوا کوئی (حقیقی) فریاد کو پہنچنے والا نہیں رکھتے
توئی عاصِیاں را خطا بخش و بَس
تو ہی گناہگاروں کی غلطی بخشنے والا ہے اور کافی

نگہدار مارا زِ راہِ خطا
ہمیں غلطی کے راستے سے محفوظ فرما
خطا در گزار و صَوابم نُما
غلطی معاف فرما اور مجھے سیدھا راستہ دکھا

در ثنائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت

زباں تابُود در دہاں جائے گیر
زبان جب تک منہ میں برقرار رہے
ثنائے محمّد بُود دلپذیر
حضرت محمد مصطفٰے کی تعریف دل پسند ہو

حَبیبِ خُدا اشرفِ انبیا
اللہ تعالیٰ کے محبوب، تمام انبیاء سے افضل
کہ عرشِ مجیدش بُود مُتّکا
کہ بزرگی والا عرش ان کی تکیہ گاہ ہوا

سَوارِ جَہاں گیر یکراں بُراق
جہان کو پکڑنے والے تیز رو بُراق کے سوار
کہ بگذشت از قصرِ نیلی رَواق
جو نیلی چھت والے محل سے گزر گئے

خطاب بہ نفس

اپنے نفس سے خطاب

چہل سال عمرِ عزیزت گزشت
تیری عزیز عمر چالیس سال گزر گئی
مِزاجِ تو از حالِ طِفلی نگشت
تیرا مزاج بچپن کے حال سے نہیں پھرا

ہمہ با ہواؤ ہوس ساختی
تو نے تمام عمر حرص اور خواہش کے ساتھ موافقت کی
دمے با مصالح نہ پرداختی
ایک گھڑی بھی نیکیوں کے ساتھ مشغول نہ ہوا

مکن تکیہ بر عُمرِ ناپائدار
کمزور عمر پر بھروسہ نہ کر
مباش ایمن از بازیٔ روزگار
زمانے کے کھیل سے بے خوف نہ ہو

در مدحِ کرم

بخشش کی تعریف میں

دِلا ہر کہ بنہاد خوانِ کرم
اے دل! جس شخص نے بخشش کا دسترخوان رکھا
بشُد نامدارِ جہانِ کرم
وہ بخشش کے جہان میں مشہور ہو گیا

کرم نامدارِ جہانت کند
بخشش تجھے جہان میں مشہور کر دے گی
کرم کامگارِ امانت کند
بخشش تجھے امن میں کامیاب کر دے گی

ورائے کرم در جہاں کار نیست
بخشش کے علاوہ جہان میں کوئی کام نہیں ہے
وزیں گرم تر ہیچ بازار نیست
اور اس سے زیادہ بارونق کوئی بازار نہیں ہے

کرم مایۂ شادمانی بُود
بخشش خوشی کا سرمایہ ہے
کرم حاصلِ زندگانی بُود
بخشش زندگی کا حاصل ہے

دلِ عالمے از کرم تازہ دار
جہان والوں کا دل بخشش سے تازہ رکھ
جہاں را زِ بخشش پُر آوازہ دار
جہان کو بخشش کی شہرت سے معمور رکھ

همہ وقت شو در کرم مستقیم
ہر وقت بخشش میں ثابت قدم رہ
کہ ہست آفرینندۂ جاں کریم
کیونکہ جان کا پیدا کرنے والا بخشش فرمانے والا ہے

در صفت سخاوت

سخاوت کی تعریف

سخاوت کند نیک بخت اختیار
سخاوت نیک بخت اختیار کرتا ہے
کہ مرد از سخاوت شود بختیار
کیونکہ مرد سخاوت سے بخت والا ہوتا ہے

بلطف و سخاوت جہانگیر باش
مہربانی اور سخاوت سے جہاں کو فتح کرنے والا ہو
در اقلیم لطف و سخا میر باش
مہربانی اور سخاوت کی ولایت میں سردار بن جا

سخاوت بود کار صاحبدلاں
سخاوت دل والوں کا کام ہے
سخاوت بود پیشۂ مقبلاں
سخاوت نیک بختوں کا طریقہ ہے

سخاوت مس عیب را کیمیاست
سخاوت تانبے ایسے عیب کے لئے کیمیا ہے
سخاوت ہمہ دردہا را دواست
سخاوت تمام دردوں کی دوا ہے

مشو تا تواں از سخاوت بری
جب تک ہو سکے سخاوت سے بیزار نہ ہو
کہ گوئے بہی از سخاوت بری
کہ تو بہتری کی گیند سخاوت سے ہی لے جا سکتا ہے

در مذمت بخیل

بخیل کی مذمت میں

اگر چرخ گردد بکام بخیل
اگر آسمان بخیل کے مقصد کے مطابق گھومے
ور اقبال باشد غلام بخیل
اور اگر بخت بخیل کا غلام ہو

وگر در کفش گنج قاروں بود
اور اگر اس کے ہاتھ میں قارون کا خزانہ ہو
وگر تابعش ربع مسکوں بود
اور اگر اس کے تابع (زمین کا) چوتھائی آباد حصہ ہو

نیرزد بخیل آنکہ نامش بری
بخیل اس لائق نہیں کہ تو اس کا نام لے
وگر روز گارش کند چاکری
اگر چہ زمانہ اس کی نوکری کرے

مکن التفاتے بمال بخیل
بخیل کے مال کی طرف توجہ نہ کر
مبر نام مال و منال بخیل
بخیل کے مال و اسباب کا نام نہ لے

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بخیل اگرچہ خشکی اور تری کا زاہد ہو
بہشتی نباشد بحکم خبر
حدیث کے مطابق وہ بہشتی نہیں ہو گا

بخیل ارچہ باشد توانگر بمال
بخیل اگرچہ مال کی بدولت دولت مند ہو
بخواری چو مفلس خورد گوشمال
ذلت کے سبب مفلس کی طرح سزا برداشت کرتا ہے

سخیاں ز اموال بری خورند
سخی مالوں سے پھل کھاتے ہیں
بخیلاں غم سیم و زر می خورند
بخیل سونے اور چاندی کا غم کھاتے ہیں

در صفت تواضع

عاجزی کی تعریف

دلا گر تواضع کنی اختیار
اے دل! اگر تو عاجزی اختیار کرے
شود خلق دنیا ترا دوست دار
تو دنیا کی مخلوق تجھے دوست رکھنے والی ہو جائے

تواضع زیادت کند جاہ را
عاجزی مرتبے کو زیادہ کرتی ہے
کہ از مہر پرتو بود ماہ را
کیونکہ سورج کا عکس چاند کے لئے ہوتا ہے

تواضع بود مایۂ دوستی
عاجزی دوستی کا سرمایہ ہوتی ہے
کہ عالی بود پایۂ دوستی
اس لئے کہ (اس سے) دوستی کا مرتبہ بلند ہوتا ہے

تواضع کند مرد را سرفراز
عاجزی مرد کو سر بلند کرتی ہے
تواضع بود سروراں را طراز
عاجزی سرداروں کی زینت ہے

تواضع کند ہر کہ ہست آدمی
عاجزی کرتا ہے جو انسان ہے
نہ زیبد ز مردم بجز مردمی
مردوں سے سوائے عاجزی کے کوئی چیز زیب نہیں دیتی

تواضع کند ہوشمند گزیں
عاجزی کو عقل مند اختیار کرتا ہے
نہد شاخ پر میوہ سر بر زمیں
میوے سے بھری ہوئی شاخ سر زمین پر رکھ دیتی ہے

تواضع بُود حُرمت افزائے تو
عاجزی تیری عزت کو بڑھانے والی ہے
کند در بہشتِ بریں جائے تو
بلند بہشت میں تیری جگہ کرے گی

تواضع کلید درِ جنّت ست
عاجزی جنت کے دروازے کی چابی ہے
سَر افرازی و جاہ رازینت ست
سربلندی اور مرتبے کے لیے زینت ہے

کسے راکہ گردن کشی درسرست
جس کے سر میں تکبر ہے
تواضع از و یافتن خوش ترست
عاجزی کا اس سے پانا بہت اچھا ہے

کسے را کہ عادت تواضع بُود
جس شخص کی عادت عاجزی ہو
زجاہ و جلالش تمتّع بُود
اسے مرتبے اور بزرگی سے فائدہ ہوتا ہے

تواضع عزیزت کند در جہاں
عاجزی تجھے جہاں میں عزت والا کرے گی
گرامی شوی پیشِ دلہا چو جاں
تو دلوں کے آگے جان کی طرح معزز ہو گا

تواضع مدار از خلائق دریغ
عاجزی مخلوقات سے دور نہ رکھ
کہ گردن ازاں بر کشی ہمچو تیغ
کہ تو عاجزی کی وجہ سے تلوار کی طرح گردن بلند کرے گا

تواضع زگردن فرازاں نکوست
عاجزی بلند گردن والوں سے بہتر ہے
گدا گر تواضع کند خوئے اوست
فقیر اگر عاجزی کرے تو اس کی عادت ہے

در مذمّتِ تکبّر

تکبر کی برائی میں

تکبر مکن زینہار اے پسر
اے بیٹے! تکبر ہرگز نہ کر
کہ روزے زدستش درآئی بسَر
کہ تو ایک دن اس کے ہاتھ سے سر کے بل آئے گا

تکبر ز دانا بُود ناپسند
تکبر عقل مند سے ناپسند ہوتا ہے
غریب آید ایں معنی از ہوشمند
عجیب لگتی ہے یہ بات عقل مند سے

تکبر بُود عادتِ جاہلاں
تکبر جاہلوں کی عادت ہوتی ہے
تکبر نیاید زصاحب دِلاں
تکبر دل والوں سے نہیں آتا

تکبر عزازیل را خوار کرد
تکبر نے شیطان کو خوار کیا
بزندانِ لعنت گرفتار کرد
لعنت کے قید خانے میں قید کیا

کسے را کہ خصلت تکبر بُود
جس شخص کی عادت تکبر ہو
سرش پُر غرور از تصوّر بُود
اس کا سر غرور کے خیال سے بھرا ہوا ہوتا ہے

تکبر بود مایۂ مُدبری
تکبر بدبختی کا سرمایہ ہوتا ہے
تکبر بُود اصلِ بد گوہری
تکبر بدذاتی کی جڑ ہوتا ہے

چو دانی تکبر چرامی کنی
جب تو جانتا ہے تو تکبر کیوں کرتا ہے؟
خطا می کنی و خطا می کنی
تو غلطی کرتا ہے اور غلطی کرتا ہے

در فضیلتِ علم

علم کی فضیلت میں

بنی آدم از عِلم یابد کمال
اولادِ آدم علم سے کمال پاتی ہے
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
نہ کہ دبدبے اور مرتبے اور مال و اسباب سے

چو شمع از پئے عِلم باید گداخت
موم بتی کی طرح علم کے لئے پگھلنا چاہیے
کہ بے عِلم نتواں خدارا شناخت
کہ علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کو پہچانا نہیں جا سکتا

خرد مند باشد طلب گارِ علم
عقل مند علم کا طلب گار ہوتا ہے
کہ گرم ست پیوستہ بازارِ علم
کہ علم کا بازار ہمیشہ پُر رونق ہوتا ہے

کسے راکہ شد در ازل بخت یار
جس شخص کا ازل میں بخت دوست ہوا
طلب کردنِ عِلم کرد اختیار
اس نے علم کا طلب کرنا اختیار کیا

طلب کردنِ عِلم شد بر تو فرض
علم کا طلب کرنا تجھ پر فرض ہوا
دِگر واجبست از پئے قطع ارض
دوسرا اس کے لئے زمین کا سفر کرنا واجب ہے

برو دامنِ علم گیر استوار
جا علم کا دامن مضبوط پکڑ
کہ علمت رساند بدار القرار
کہ علم تجھے جنت میں پہنچائے گا

میا موز جُز علم گر عاقلی
اگر تو عقل والا ہے تو علم کے سوا کچھ نہ سیکھ
کہ بے علم بُودن بُوَد غافلی
کیونکہ علم کے بغیر ہونا بے وقوفی ہے

ترا علم در دین و دُنیا تمام
تیرے لئے علم دین و دنیا میں کافی ہے
کہ کارِ تو از علم گیرد نظام
کہ تیرا کام علم سے درستی حاصل کرتا ہے

در امتناع از صحبتِ جاہلاں

جاہلوں کی صحبت سے پرہیز کے بارے میں

دِلا گر خرد مندی و ہوشیار
اے دل اگر تو عقل مند اور ہوش والا ہے
مکن صحبتِ جاہلاں اختیار
تو جاہلوں کی صحبت اختیار نہ کر

ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش
جاہل سے تیر کی طرح بھاگنے والا ہو
نیا میختہ چوں شکر شیر باش
دودھ اور چینی کی طرح ملا ہوا نہ ہو

ترا اژدہا گر بُوَد یارِ غار
اگر بڑا سانپ تیرا گہرا دوست ہو
ازاں بہ کہ جاہل بُوَد غم گسار
تو اس سے بہتر ہے کہ جاہل غمخوار ہو

اگر خصمِ جانِ تو عاقل بُوَد
اگر تیری جان کا دشمن عقل والا ہو
بہ از دوست دارے کہ جاہل بُوَد
تو اس دوست رکھنے والے سے بہتر ہے جو جاہل ہو

چو جاہل کسے در جہاں خوار نیست
جاہل کی طرح جہان میں کوئی ذلیل نہیں ہے
کہ ناداں تر از جاہلی کار نیست
کہ جاہل ہونے سے زیادہ بے وقوفی کا کوئی کام نہیں ہے

ز جاہل نیاید جُز افعالِ بد
جاہل سے برے کاموں کے سوا کچھ نہیں آتا
وز و نشنود کس جُز اقوالِ بد
اور کوئی اس سے بری باتوں کے علاوہ نہیں سنتا

سرِ انجامِ جاہل جہنم بُوَد
جاہل کا انجام جہنم ہوتا ہے
کہ جاہل نکو عاقبت کم بُوَد
کیونکہ جاہل اچھی آخرت والا کم ہوتا ہے

سرِ جاہلاں بر سرِ دار بہ
جاہلوں کا سر سولی پر بہتر ہے
کہ جاہل بخواری گرفتار بہ
کیونکہ جاہل ذلت میں قید بہتر ہے

ز جاہل حذر کردن اولیٰ بود
جاہل سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا ہے
کز و ننگِ دُنیا و عقبےٰ بود
کیونکہ اس سے دُنیا اور آخرت کی عار ہوتی ہے

در صفتِ عدل

انصاف کی تعریف میں

چو ایزد ترا ایں ہمہ کام داد
جب اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ سب مقصد دیئے ہیں
چرا بر نیاری سرانجام داد
تو کیوں انصاف پورا نہیں کرتا؟

چو عدل ست پیرایۂ خسروی
جب انصاف بادشاہی کا زیور ہے
چرا عدل را دل نداری قوی
تو انصاف کے لئے دل کیوں مضبوط نہیں کرتا؟

ترا مملکت پائداری کُند
تیری حکومت مضبوطی اختیار کرے گی
اگر معدلت دستیاری کُند
اگر انصاف امداد کرے

چو نوشیرواں عدل کرد اختیار
جب نوشیرواں نے انصاف اختیار کیا
کنوں نام نیک ست از و یادگار
تو آج اسکا اچھا نام اس کی یادگار ہے

ز تاثیرِ عدل ست آرامِ ملک
انصاف کی تاثیر سے ملک کا آرام ہے
کہ از عدل حاصل شود کامِ ملک
کیونکہ انصاف سے حکومت کا مقصد حاصل ہوتا ہے

جہاں را بانصاف آباد دار
جہان کو انصاف سے آباد رکھ
دلِ اہلِ انصاف را شاد دار
انصاف والوں کا دل خوش رکھ

جہاں را بہ از عدل معمار نیست
جہان کو انصاف سے بہتر تعمیر کرنے والا کوئی نہیں
کہ بالاتر از معدلت کار نیست
کیونکہ انصاف سے بلند کوئی کام نہیں

ترا زیں بہ آخر چہ حاصل بُوَد
تجھے اس سے بہتر آخر کیا حاصل ہوگا؟
کہ نامت شہنشاہِ عادل بُوَد
کہ تیرا نام عادل بادشاہ ہو

اگر خواہی از نیک بختی نشان
اگر تو نیک بختی کا نشان چاہتا ہے
درِ ظلم بندی بر اہلِ جہاں
توظلم کا دروازہ جہان والوں پر بند کردے

رعایت دریغ از رعیّت مدار
حفاظت رعایا سے دور نہ رکھ
مرادِ دلِ داد خواہاں بر آر
انصاف چاہنے والوں کی مراد پوری کر

در مذمّت ظلم

ظلم کی مذمت میں

خرابی زبیداد بیند جہاں
جہان ظلم سے خرابی دیکھتا ہے
چو بُستانِ خرّم زبادِ خزاں
جیسے تروتازہ باغ خزاں کی ہوا سے

مدہ رُخصتِ ظلم، در ہیچ حال
ظلم کی کسی حال میں اجازت نہ دہ
کہ خورشید ملکت نیابد زوال
تاکہ تیری حکومت کا سورج زوال نہ پائے

کسے کاتشِ ظلم، زد در جہاں
جس شخص نے ظلم کی آگ جہان میں لگائی
بر آورد از اہلِ عالم فغاں
وہ جہان والوں سے فریاد باہر لایا

سِتم کش گر آہے بَر آرد زِ دل
اگر مظلوم ایک آہ دل سے باہر لائے
زند سوزِ اُو شعلہ در آب و گل
تو اس کی جلن پانی اور مٹی میں آگ لگادے گی

مکن بر ضعیفانِ بیچارہ زور
بے چارے ضعیفوں پر ظلم نہ کر
بیندیش آخر ز تنگی گور
آخر قبر کی تنگی سے ڈر

بآزارِ مظلوم مائل مَباش
مظلوم کو تکلیف دینے کی طرف مائل نہ ہو
زِ دُودِ دلِ خلق غافل مَباش
مخلوق کے دل کے دھوئیں سے غافل نہ ہو

مکن مردم آزاری اے تند رائے
اے بدمزاج! لوگوں کو نہ ستا
کہ ناگہ رسد بر تو قہرِ خدائے
کہ تجھ پر اچانک اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوگا

ستم بر ضعیفانِ مسکیں مکن
مسکین ضعیفوں پر ظلم نہ کر
کہ ظالم بدوزخ رَوَد بے سخن
کیونکہ ظالم کسی بات کے بغیر دوزخ میں جائے گا

در صفتِ قناعت

قناعت کی صفت میں

دِلا گر قناعت بدست آوری
اے دل! اگر تو قناعت ہاتھ میں لائے
در اقلیمِ راحت کنی سَروری
تو آرام کے ملک میں سرداری کرے

اگر تنگ دستی ز سختی منال
اگر تو محتاج ہے تو سختی سے نہ رو
کہ پیشِ خردمند ہیچ ست مال
کیونکہ عقل مند کے آگے مال معمولی چیز ہے

ندارد خرد مند از فقر عار
عقل مند ناداری سے شرم نہیں رکھتا
کہ باشد نبی را ز فقر افتخار
کہ نبی ﷺ کو فقر سے فخر ہے

غنی را زر و سیم آرایش ست
مالدار کے لئے سونا چاندی زینت ہے
ولیکن فقیر اندر آسایش ست
لیکن فقیر آرام میں ہے

غنی گر نباشی مکن اضطراب
اگر تو مالدار نہیں تو بے چینی ظاہر نہ کر
کہ سُلطاں نخواہد خراج از خراب
کیونکہ بادشاہ بنجر زمین سے ٹیکس نہیں مانگتا

قناعت بہر حال اَولیٰ ترست
قناعت ہر حال میں بہتر ہے
قناعت کند ہر کہ نیک اختر ست
قناعت اختیار کرتا ہے جو خوش قسمت ہے

زنورِ قناعت بَر افروز جاں
قناعت کے نور سے جان کو روشن کر
اگر داری از نیک بختی نشاں
اگر تو نیک بختی سے نشانی رکھتا ہے

در مذمّت حرص

لالچ کی برائی میں

اَیا مبتلا گشتہ در دامِ حرص
اے وہ شخص کہ لالچ کے جال میں قید ہو چکا ہے
شدہ مست ولا یعقل از جامِ حرص
لالچ کے پیالے سے مست اور پاگل ہو چکا ہے

مکن عمر ضائع بہ تحصیلِ مَال
مال کے حاصل کرنے کے لئے عمر ضائع نہ کر
کہ ہم نرخِ گوہر نباشد سفال
کیونکہ ٹھیکری موتی کے برابر قیمت والی نہیں ہوتی

ہر آنکس کہ دربندِ حرص اوفتاد جو شخص کہ لالچ کی قید میں واقع ہوا	دِہد خرمنِ زندگانی بباد وہ زندگی کے کھلیان کو برباد کردیتا ہے
گرفتم کہ اموالِ قاروں تراست میں نے فرض کیا کہ قارون کا خزانہ تیرے لئے ہے	ہمہ نعمتِ ربعِ مسکوں تراست چوتھائی آباد حصے کی تمام نعمت تیرے لئے ہے
بخواہی شد آخر گرفتارِ خاک آخر تو مٹی کا قیدی بن جائے گا	چو بے چارگاں با دلِ دردناک بے چاروں کی طرح دردناک دل کے ساتھ
چرا ای گدازی زسودائے زر تو سونے کے خیال سے کیوں پگھلتا ہے؟	چرا ای کشی بارِ محنت چو خر تو محنت کا بوجھ گدھے کی طرح کیوں کھینچتا ہے؟
چرا ای کشی محنت از بہرِ مال تو مال کے لئے مشقت کیوں برداشت کرتا ہے؟	کہ خواہی شدن ناگہاں پائمال کہ تجھے اچانک پامال ہو جانا ہے
چناں دادۂ دِل بہ نقشِ درم تو نے سکے کے نقش کو اس طرح دل دے رکھا ہے	کہ ہستی زذوقش ندیم ندم کہ اس کی لذت سے تو ندامت کا ساتھی ہے
چناں عاشقِ روئے زر گشتۂ تو اس طرح سونے کے چہرے کا عاشق ہو چکا ہے	کہ شوریدہ احوال و سرگشتۂ کہ پریشان حالات والا اور حیران ہے
چناں گشتۂ صید بہرِ شکار تو اس طرح شکار کا شکاری ہو چکا ہے	کہ یادت نیاید زروزِ شمار کہ تجھے قیامت کے دن کی یاد نہیں آتی
مبادا دلِ آں فرومایہ شاد (اللہ کرے) اس کمینے کا دل خوش نہ ہو	کہ از بہرِ دنیا دہد دیں بباد جو دنیا کے لئے دین کو برباد کرتا ہے

در صفتِ طاعت و عبادت

اطاعت وعبادت کی تعریف میں

کسے را کہ اقبال باشد غلام بخت جس شخص کا غلام ہو	بود میلِ خاطر بطاعت مُدام اس کے دل کی رغبت ہمیشہ اطاعت کی طرف ہوتی ہے

نشاید سر از بندگی تافتن سر عبادت سے نہیں پھیرنا چاہیے	کہ دولت بہ طاعت تواں یافتن کہ سعادت اطاعت سے پائی جا سکتی ہے
سعادت زطاعت میسر شود سعادت اطاعت سے حاصل ہوتی ہے	دل از نورِ طاعت منوّر شود دل اطاعت کے نور سے منور ہوتا ہے
اگر بندی از بہرِ طاعت میاں اگر تو اطاعت کے لئے کمر باندھ لے	کشاید درِ دولتِ جاوداں تو ہمیشہ کی دولت کا دروازہ کھل جائے گا
زطاعت نہ پیچد خردمند سر عقلمند اطاعت سے سر نہیں پھیرتا	کہ بالائے طاعت نباشد ہنر کہ اطاعت سے بہتر کوئی ہنر نہیں
بآبِ عبادت وضو تازہ دار عبادت کی عزت کے لئے وضو تازہ رکھ	کہ فردا ز آتش شوی رستگار تاکہ تو کل آگ سے نجات پانے والا ہو جائے
نماز از سرِ صدق برپائے دار نماز سچائی کے خیال سے قائم رکھ	کہ حاصل کنی دولتِ پائے دار تاکہ تو مضبوط دولت حاصل کرلے
زطاعت بود روشنائی جاں اطاعت سے جان کی روشنی ہوتی ہے	کہ روشن زخورشید باشد جہاں کیونکہ سورج سے جہان روشن ہوتا ہے
پرستندۂ آفرینندہ باش پیدا کرنے والے کا عبادت کرنے والا ہو	در ایوانِ طاعت نشینندہ باش اطاعت کے محل میں بیٹھنے والا ہو
اگر حق پرستی کنی اختیار اگر تو حق پرستی اختیار کرے	در اقلیمِ دولت شوی شہریار تو دولت کے ملک کا بادشاہ ہو جائے
سر از جیبِ پرہیزگاری برار سر پرہیزگاری کے گریبان سے باہر لا	کہ جنت بود جائے پرہیزگار کیونکہ جنت پرہیزگار کی جگہ ہے
زتقویٰ چراغِ رواں برفروز تقویٰ سے روح کا چراغ روشن کر	کہ چوں نیک بختاں شوی نیک روز تاکہ تو نیک بختوں کی طرح اچھے دن والا ہو
کسے را کہ از شرع باشد شعار جس شخص کے لئے شریعت سے نشان ہو	نہ ترسد ز آسیبِ روزِ شمار وہ قیامت کے دن کی مصیبت سے نہیں ڈرتا

در مذمّت شیطان

شیطان کی برائی میں

دِلا ہر کہ محکومِ شیطاں بُود
اے دل! جو شخص شیطان کا فرمانبردار ہوتا ہے
شب و روز در بندِ عصیاں بُود
وہ دن رات نافرمانی کی قید میں ہوتا ہے

کسے را کہ شیطاں بُود پیشوا
شیطان جس شخص کا راہنما ہو
کجا باز گردد براہِ خُدا
وہ اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف کب پھرے گا؟

دِلا عزمِ عِصیاں مکن زینہار
اے دل نافرمانی کا ارادہ ہرگز نہ کر
کہ رحمت کند بر تو پروردگار
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے

زِعصیاں کند ہوشمند احتراز
عقل مند نافرمانی سے گریز کرتا ہے
کہ از آب باشد شکر را گداز
کہ پانی سے چینی کے لئے پگھلنا ہے

کند نیک بخت از گنہ اجتناب
نیک بخت گناہ سے پرہیز کرتا ہے
کہ پنہاں شود نورِ مہر از سحاب
کیونکہ بادل سے سورج کی روشنی پوشیدہ ہوجاتی ہے

مکن نفسِ امّارہ را پیروی
تو نفس امارہ کی پیروی نہ کر
کہ ناگہ گرفتارِ دوزخ شوی
کہ تو اچانک دوزخ کا قیدی ہو جائے گا

اگر بَر نہ تابد زعصیاں دلت
اگر تیرا دل نافرمانی سے نہ پھرے
بود اسفل السّافلین منزلت
تو دوزخ کا سب سے نچلا طبقہ تیرا ٹھکانہ ہوگا

مکن خانۂ زِندگانی خراب
تو زندگی کا گھر خراب نہ کر
بسیلابِ فعلِ بد و ناصواب
برے اور نا درست کام کے سیلاب سے

اگر دُور باشی زفسق و فُجور
اگر تو گناہ اور بدکاری سے دور ہو
نباشی ز گلزارِ فردوس دُور
تو باغ فردوس سے دور نہیں ہو گا

در بیانِ شرابِ محبّت و عشق

(اللہ تعالیٰ کے) عشق اور محبت کے بیان میں

بدہ ساقیا آبِ آتش لباس
اے پلانے والے! آگ کے لباس والا پانی دے
کہ مستی کند اہلِ دل التماس
کہ دل والے مستی طلب کرتے ہیں

مئے لعل در ساغر زرنگار
سرخ شراب سنہری پیالے میں
بُود روح پرور چو لعلِ نگار
روح پرور ہوتی ہے محبوب کے ہونٹ کی طرح

خوشا آتشِ شوقِ اربابِ عشق
عشق والوں کے شوق کی آگ کتنی اچھی ہے؟
خوشا لذّتِ دردِ اصحابِ عشق
عشق والوں کے درد کی لذت کتنی عمدہ ہے؟

بیار آں شرابے چو آبِ حیات
وہ مشروب لا جو آبِ حیات جیسا ہو
کہ یابد زبویش دل از غم نجات
کہ اس کی خوشبو سے دل غم سے نجات پا جائے

خوش آں دِل کہ دارد تمنائے دوست
وہ دل اچھا ہے جو محبوب کی آرزو رکھتا ہے
خوش آں کس کہ دَربندِ سودائے دوست
وہ دل اچھا ہے جس کا ٹھکانہ محبوب کی گلی ہے

خوش آں دل کہ شیداست بررُوئے دوست
وہ دل اچھا ہے جو دوست کے چہرے پر عاشق ہے
خوش آں دِل کہ شد منزلش کوئے دوست
وہ دل اچھا ہے جس کا مقام دوست کی گلی

شرابِ چو لعلِ رواں بخشِ یار
وہ مشروب جو محبوب کے روح پرور ہونٹ کی طرح ہو
شرابِ مُصفّا چو رُوئے نگار
وہ مشروب جو محبوب کے چہرے کی صاف ہو

خوشا مے پرستی زصاحبدلاں
دل والوں سے مے پرستی کتنی اچھی ہے؟
خوشا ذوقِ مستی ز اہلِ دِلاں
دل والوں سے مستی کا ذوق کتنا اچھا ہے؟

در صفتِ وفا

وفا کی تعریف میں

دِلا در وفا باش ثابت قدم
اے دل وفا میں ثابت قدم ہو
کہ بے سکہ رائج نباشد دِرَم
کیونکہ مُہر کے بغیر درہم رائج نہیں ہوتا

زراہِ وَفا گر نہ پیچی عناں
اگر تو وفا کے راستے سے لگام نہ پھیرے
شوی دوست اندر دلِ دشمناں
تو دشمنوں کے دل میں محبوب ہو جائے گا

مگرداں زکوئے وفاروئے دِل
تو وفا کی گلی سے دل کا منہ نہ پھیر
کہ دررُوئے جاناں نباشی خجِل
تاکہ دوستوں کے سامنے شرمندہ نہ ہو

مَنہ پائے بیروں زکوئے وَفا
وفا کی گلی سے باہر پاؤں نہ رکھ
کہ از دوستاں می نیرزد جفا
کہ دوستوں سے بے وفائی لائق نہیں ہے

جدائی ز احباب کردن خطاست
دوستوں سے جدائی اختیار کرنا غلطی ہے
بُریدن زیاراں خلافِ وفاست
دوستوں سے تعلق توڑنا وفا کے خلاف ہے

بُود بے وَفائی سرشتِ زَناں
بے وفائی (بُری) عورتوں کی عادت ہوتی ہے
میاموز کردارِ زشتِ زَناں
عورتوں کا بُرا کردار نہ سیکھ

در فضیلتِ شکر

شکر کی فضیلت میں

کسے را کہ باشد دلِ حق شناس
جس شخص کا دل حق پہچاننے والا ہو
نشاید کہ بندد زبانِ سپاس
اسے نہیں چاہیے کہ شکر کی زبان بند کرے

نفس جز بشکرِ خدا برمیار
اللہ تعالیٰ کے شکر کے بغیر سانس باہر نہ لا
کہ واجب بود شکرِ پروردگار
اس لئے کہ پروردگار کا شکر واجب ہوتا ہے

ترا مال و نعمت فزاید زشکر
شکر سے تیرے مال اور نعمت میں اضافہ ہو گا
ترا فتح از در در آید زشکر
شکر سے تیرے لئے فتح دروازے سے اندر آئے گی

اگر شکر حق تا بروزِ شمار
اگر تو اللہ تعالیٰ کا شکر قیامت کے دن تک ادا کرے
گزاری نباشد یکے از ہزار
تو ہزار میں سے ایک بھی ادا نہ ہوگا

ولے گفتنِ شکر اولیٰ ترست
لیکن شکر کا ادا کرنا ہی بہتر ہے
کہ اسلام راشکر او زیورست
اس لئے کہ اُس کا شکر اسلام کے لئے زیور ہے

گر از شکر ایزد نہ بندی زبان
اگر تو اللہ تعالیٰ کے شکر سے زبان بند نہ کرے
بدست آوری دولت جاوداں
تو تو دائمی دولت حاصل کرے گا

در بیان صبر

صبر کے بیان میں

ترا گر صبوری شود دستیار
اگر صبر تیرا مددگار ہو تو
بدست آوری دولتِ پائدار
تو ہمیشہ رہنے والی دولت ہاتھ میں لائے گا

صبوری بود کارِ پیغمبراں
صبر پیغمبروں کا کام ہوتا ہے
نہ پیچند زیں روئے دیں پروراں
دین کے محافظ اس سے منہ نہیں پھیرتے

صبوری کشاید درِ کام جاں
صبر جان کے مقصد کا دروازہ کھولتا ہے
کہ جز صابری نیست مفتاحِ آں
اس لئے کہ صبر کے علاوہ اس کی چابی نہیں ہے

صبوری بر آرد مرادِ دلت
صبر تیرے دل کی مراد پوری کرے گا
کہ از عالماں حل شود مشکلت
کہ علم والوں سے تیری مشکل حل ہو گی

صبوری کلیدِ درِ آرزوست
صبر آرزو کے دروازے کی چابی ہے
کشائندۂ کشورِ آرزوست
صبر آرزو کے ملک کو کھولنے والا ہے

صبوری بہر حال اولیٰ بُود
صبر بہرحال بہتر ہوتا ہے
کہ در ضمنِ آں چند معنیٰ بُود
کہ اس کے ضمن میں کئی مفید چیزیں ہوتی ہیں

صبوری ترا کامگاری دہد
صبر تجھے کامیابی دے گا
زرنج و بلا رستگاری دہد
غم اور مصیبت سے نجات دے گا

صبوری کنی گر ترا دیں بود
تو صبر کرے گا اگر تیرا دین ہو
کہ تعجیل کارِ شیاطیں بود
اس لئے کہ جلدی شیطانوں کا کام ہوتا ہے

در صفت راستی

سچائی کی تعریف میں

دِلا راستی گر کنی اختیار
اے دل اگر تو سچائی اختیار کرے
شود دولتت ہمدم و بخت یار
تو بخت تیرا ساتھی اور نصیبہ مددگار ہو گا

نہ پیچد سر از راستی ہوشمند
عقل مند سچائی سے سر نہیں پھیرتا
کہ از راستی نام گردد بلند
کیونکہ سچائی سے نام اونچا ہوتا ہے

دَم از راستی گر زنی صبح وَار
اگر تو صبح کی طرح سچائی سے سانس لے
ز تاریکئ جہل گیری کنار
تو تو جہالت کے اندھیرے سے علیحدگی اختیار کرے گا

مَزن دم بجز راستی زینہار
سچائی کے بغیر ہرگز سانس نہ لے
کہ دَارد فضیلت یمیں بر یسار
کیونکہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر فضیلت رکھتا ہے

بہ از راستی در جہاں کار نیست
سچائی سے بہتر جہاں میں کوئی کام نہیں ہے
کہ در گلبن راستی خار نیست
کیونکہ سچائی کے پودے میں کوئی کانٹا نہیں ہے

در مذمّت کذب

جھوٹ کی برائی میں

کسے را کہ ناراستی گشت کار
جھوٹ جس شخص کا کام ہوگیا
کجا روزِ محشر شود رستگار
وہ قیامت کے دن کب خلاصی پانے والا ہوگا؟

کسے را کہ گردد زبانِ دروغ
جس شخص کی زبان جھوٹ کی عادی ہو جائے
چراغِ دلش را نباشد فروغ
اس کے دل کے چراغ کی روشنی نہیں ہوتی

دروغ آدمی را کند شرمسار
جھوٹ آدمی کو شرمندہ کرتا ہے
دروغ آدمی را کند بے وقار
جھوٹ انسان کو بے عز[illegible]

ز کذّاب گیرد خرد مند عار
جھوٹے سے عقل مند شرم محسوس کرتا ہے
کہ اُو رانیارد کسے در شمار
کیونکہ اسے کوئی شخص گنتی میں نہیں لاتا

دروغ اے برادر مگو زینہار
اے بھائی! جھوٹ ہرگز نہ بول
کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار
کیونکہ جھوٹا ذلیل اور بے اعتبار ہوتا ہے

ز ناراستی نیست کارے بتر
جھوٹ سے کوئی کام برا نہیں ہے
کز و گم شود نام نیک اے پسر
کیونکہ اے بیٹے! اس سے اچھا نام گم ہو جاتا ہے

در صنعت حق تعالےٰ

اللہ تعالیٰ کی کاریگری کے بیان میں

نگہ کن بدیں گنبد زرنگار
اس سنہرے نقش والے گنبد کو دیکھو
کہ سقفش بُود بے ستوں استوار
کہ اس کی چھت ستون کے بغیر مضبوط ہے

سَراپردۂ چرخِ گردندہ بیں
گھومنے والے آسمان کا خیمہ دیکھ
در و شمعہائے فروزندہ بیں
اس میں روشنی کرنے والی شمعیں دیکھ

یکے پاسباں و یکے پادشاہ
ایک چوکیدار اور ایک بادشاہ
یکے دادخواہ و یکے باج خواہ
ایک انصاف چاہنے والا اور ایک ٹیکس چاہنے والا

یکے شادمان و یکے درد مند
ایک خوش اور ایک درد مند
یکے کامران و یکے مستمند
ایک کامیاب اور ایک محتاج

یکے باج دار و یکے تاج دار
ایک محصول دینے والا اور ایک تاج والا
یکے سَرفراز و یکے خاکسار
ایک سر بلند اور ایک حقیر

یکے برحصیر و یکے بر سَریر
ایک چٹائی پر اور ایک تخت پر
یکے در پلاس و یکے در حریر
ایک ٹاٹ میں اور ایک ریشم میں

یکے بے نواؤ یکے مَال دَار
ایک نادار اور ایک مال دار
یکے نامراد و یکے کام گار
ایک نامراد اور ایک کامیاب

یکے در غناؤ یکے در عَنا
ایک مالداری میں اور ایک مشقت میں
یکے تندرُست و یکے ناتواں
ایک تندرست اور ایک کمزور
یکے در صَواب و یکے در خطا
ایک صحیح کام میں اور ایک غلطی میں
یکے نیک کردار و نیک اعتقاد
ایک اچھے کردار اور اچھے عقیدے والا
یکے نیک خُلق و یکے تند خُوی
ایک خوش اخلاق اور ایک بداخلاق
یکے در تنعُّم یکے در عذاب
ایک خوشحالی میں، ایک عذاب میں
یکے در جہانِ جلالت امیر
ایک بزرگی کے جہان میں سردار
یکے در گلستانِ راحت مُقیم
ایک آرام کے باغ میں قیام کرنے والا
یکے را بروں رفت ز اندازہ مال
ایک کا مال اندازے سے باہر چلا گیا
یکے چوں گُل از خُرّمی خندہ زن
ایک خوشی سے پھول کی طرح ہنسنے والا
یکے بستہ از بہرِ طاعت کمر
ایک نے اطاعت کے لئے کمرباندھی ہوئی

یکے را بقاؤ یکے را فنا
ایک کے لئے زندگی اور ایک کے لئے موت
یکے سال خُورد و یکے نوجواں
ایک بوڑھا اور ایک نوجوان
یکے در دُعاؤ یکے در دغا
ایک دعا میں اور ایک دھوکے میں
یکے غرق در بحرِ فِسق و فساد
ایک بدکاری اور فساد کے دریا میں ڈوبا ہوا
یکے بُردبار و یکے جنگ جُوی
ایک حوصلے والا اور ایک لڑاکا
یکے در مشقّت یکے کامیاب
ایک مصیبت میں، ایک کامیاب
یکے در کمند حوادث اسیر
ایک حادثوں کی قید کا قیدی
یکے باغم و رنج و محنت ندیم
ایک رنج و غم اور مشقت کا ساتھی
یکے در غمِ نان و خرچ عیَال
ایک بال بچے کے خرچ اور روٹی کے غم میں
یکے را دل آزردہ خاطر حزن
ایک کا دل دکھا ہوا اور خیال پریشان
یکے در گُنہ بُردہ عُمرے بسر
ایک نے گناہ میں عمر گزاردی

یکے را شب و روز مُصحف بدست
ایک کے ہاتھ میں رات دن قرآن پاک
یکے بر درِ شرع مِسمار وار
ایک شریعت کے دروازے پر کیل کی طرح
یکے مُقبل و عالِم و ہوشیار
ایک بخت والا اور عالم اور چالاک
یکے غازِی و چابک و پہلوان
ایک غازی اور چست اور پہلوان
یکے کاتب اہل دیانت ضمیر
ایک منشی دیانت والے دل والا

یکے خفتہ در کُنجِ میخانہ مست
ایک شراب خانے کے گوشے میں مست سویا ہوا
یکے در رہِ کفر زُنّار دار
ایک کفر کے راستے میں جینو رکھنے والا
یکے مُدبر و جاہِل و شرمسار
ایک بدبخت اور جاہل اور شرمندہ
یکے بُزدل و سُست و ترسندہ جاں
ایک بزدل اور ست اور ڈرپوک
یکے دزد باطن کہ نامش دبیر
ایک چوردل والا جس کانام منشی ہے

درمنعِ اُمید از مخلوقات

مخلوقات سے امید کی ممانعت میں

ازیں پس مکن تکیہ بر روزگار
اس کے بعد زمانے پر بھروسہ نہ کر
مکن تکیہ بر لشکرِ بے عدد
بے حساب لشکر پر بھروسہ نہ کر
مکن تکیہ بر مُلک و جاہ و حشم
بھروسہ نہ کر حکومت، مرتبے اور لشکر پر
مکن بد، کہ بد بینی از یارِ نیک
توبرائی نہ کر کہ تو اچھے دوست سے برائی دیکھے گا
بسا پادشاہانِ کشور نشاں
بہت سے بادشاہ مملکت کے نشان والے

کہ ناگہ ز جانت بر آرد دِمار
کہ اچانک تیری جان سے ہلاکت باہر لائے گا
کہ شاید ز نُصرت نیابی مدد
کہ ہوسکتا ہے تو امداد الٰہی سے مدد نہ پائے
کہ پیش از تو بود ست و بعد از تو ہم
کہ تجھ سے پہلے بھی ہوا ہے اور بعد بھی ہوگا
نمی رُوید از تخم بد، بارِ نیک
برے بیج سے اچھا پھل نہیں اُگتا
بسا پہلوانانِ کشور ستاں
بہت سے پہلوان ملک فتح کرنے والے

بسا تُند گُردانِ لشکر شکن | بسا شیر مردانِ شمشیر زن
بہت سے بہادر لشکر کو شکست دینے والے | بہت سے شیر مرد تلوار چلانے والے

بسا ماہرویانِ شمشاد قد | بسا ناز نینانِ خورشید خد
بہت سے حسین، شمشاد کے قد والے | بہت سے نازنین سورج کے رخسار والے

بسا ماہرویانِ نوخاستہ | بسا نو عروسانِ آراستہ
بہت سے چاند کے چہرے والے، نوجوان | بہت سی نئی دلہنیں سجائی ہوئی

بسا نام دارو بسا کام گار | بسا سرو قد و بسا گلعِذار
بہت سے نامور، بہت سے کامیاب | بہت سے سرو کے قد، بہت سے پھول ایسے رخسار والے

کہ کردند پیراہنِ عمر چاک | کشِید ند سر در گریبانِ خاک
کہ انہوں نے عمر کے لباس کو پھاڑ دیا | سر مٹی کے گریبان میں چھپالیا

چناں خرمنِ عمرِ شاں شد بباد | کہ ہرگز کسے زاں نشانے نداد
ان کی عمر کا ڈھیر اس طرح ہوا میں اُڑ گیا | کہ کسی نے ہرگز اس کی نشانی نہ دی

مَنہ دل بریں منزلِ جانستاں | کہ دروے نہ بینی دِلے شادماں
اس جان لینے والی منزل پر دل نہ رکھ | کہ تو اس میں کوئی دل خوش نہ دیکھے گا

مَنہ دل بریں کاخِ خُرم ہوا | کہ مے بارد از آسمانش بلا
تو اس اچھی ہوا والے محل پر دل نہ رکھ۔ | کہ اس کے آسمان سے بلا برستی ہے

ثُباتے ندارد جہاں اے پسر | بغفلت مبر عمر دروے بسر
اے بیٹے! جہان پائداری نہیں رکھتا | تو غفلت کے ساتھ اس میں عمر بسر نہ کر

مکن تکیہ بر مُلک وفرماندہی | کہ نا گہ چو فرماں رسد جاں دہی
تو ملک اور فرماں روائی پر بھروسہ نہ کر | کہ جب اچانک حکم پہنچے گا تو تو جان دے دے گا

منہ دِل بریں دَیرِ ناپائدار | ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار
اس کمزور بت خانے پر دل نہ رکھ | سعدی سے یہی ایک بات یاد رکھ

من عقائد اہل السنۃ
کا اردو ترجمہ

عقائد و نظریات

تصنیف: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ ۔ لاہور

دلائل الخیرات

اور

دعائے حزب البحر

تصنیف

فنافی الرسول شیخ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمہ اللہ تعالیٰ

تصنیف حزب البحر: حضرت شیخ سید ابو الحسن شاذلی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ: محمد عبد الحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ ○ لاہور